قصیدہ

قصیدہ اس صنفِ شاعری کو کہتے ہیں جس میں کسی کی مدح یا ہجو میں اشعار کہے جاتے ہیں۔ قصیدے میں اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی اور پوری نظم غزل ہی کی طرح ہی قافیہ اور ردیف کی پابند ہوتی ہے۔ قصیدہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تمہیدیہ اور دوسری خطابیہ۔ تمہیدیہ وہ قصیدہ ہے جس میں کسی کی تعریف اور توصیف بیان کرنے سے پہلے عشق و محبت اور اسی طرح کے دوسرے مضامین پر مشتمل اشعار لکھے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اصل مقصد کی طرف شاعر رجوع ہوتا ہے جبکہ خطابیہ وہ قصیدہ ہے جس میں تمہید نہیں ہوتی بلکہ کسی کی تعریف یا کسی کی تنقیص ابتدا سے شروع کردی جاتی ہے۔

قصدہ کے پانچ ارکان ہیں:

۱۔ تشبیب، ۲۔ گریز، ۳۔ مدح یا ہجو (عرض حال)، ۴۔ حسن طلب، ۵۔ دعائیہ کلام

قصیدہ میں الفاظ کی شان و شوکت، تشبیہ و استعارہ، صنائع و بدائع اور مبالغہ کا استعمال بہت ہوتا ہے۔

اردو قصیدہ نگاروں میں سودا، ذوق، غالب اور فراق کاکوری قابلِ ذکر ہیں۔

شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ

ذوقؔ کا اصل نام شیخ محمد ابراہیم تھا اور ذوقؔ تخلص رکھتے تھے آپ کی پیدائش 23 راگست 1790ء مطابق 11 ذی الحجہ 1204ھ سوموار کے دن دلی میں ہوئی۔ ذوقؔ دلی میں کابلی دروازہ کے پاس رہتے تھے آپ نے ابتدائی تعلیم حافظ غلام رسول کے مکتب میں حاصل کی۔ انہی کی صحبت میں شاعری کا شوق پیدا ہوا جب سن شعور کو پہنچے تو غزلیں کہنے لگے اور شاہ نصیر کی شاگردی اختیار کی اور ان سے غزلوں میں اصلاح لینے لگے لیکن کچھ دنوں کے بعد اصلاح کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اور مشاعروں میں بے تکلف غزلیں پڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ 15۔16 سال کی عمر میں ایک دیوان تیار ہو گیا۔ 20 سال کی عمر میں کلام پر وہ قدرت حاصل ہو گئی کہ لوگ انہیں استاد تسلیم کرنے لگے۔

رفتہ رفتہ مغلیہ دربار میں ذوقؔ کی بھی رسائی ہو گئی اور وہ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے استاد مقرر ہوئے۔ بہادر شاہ ظفر بھی شاعری کرتے تھے اور استاد ذوقؔ سے شاعری میں اصلاح لیتے تھے۔

شیخ ابراہیم ذوقؔ کو بہت سے علوم سے واقفیت تھی۔ شاعری کے علاوہ علم تفسیر اور تصوف میں کامل عبور رکھتے تھے۔ نوجوانی میں موسیقی کا بھی شوق رکھتے تھے۔ علم نجوم و رمل سے بھی خاطر خواہ واقفیت تھی۔ علم طب میں بھی مہارت رکھتے تھے لیکن اس علم کو کبھی پیشے کے طور پر استعمال نہیں کیا۔ مغلیہ دربار سے ذوقؔ کو 'خاقانی ہند' کا خطاب ملا۔

مختصر سی علالت کے بعد 16 رنومبر 1854ء مطابق 24 رصفر 1271ھ جمعرات کے دن صبح آپ کا انتقال ہو گیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 64 سال تھی۔ موت سے تین گھنٹے قبل ذوقؔ نے یہ شعر کیا۔

کہتے ہیں آج ذوقؔ جہاں سے گزر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

طالع سدا مساعد و عالم سدا مطیع — کوکب ہمیشہ یار ترا یاور آسمان

نہ آسماں سے رتبہ ترا یوں بلند تر — جس طرح کوہسار سے بالا تر آسمان

خطبہ کے واسطے ترے نام بلند کے — گر مشتری خطیب ہو تو منبر آسمان

وہ بحر بیکراں ہے تری ہمت وسیع — ہے بلبلہ سا ایک کنارے پر آسمان

دریائے قہر تیرا جو طوفاں کرے بپا — بہہ جائے مثلِ کشتیِ بے لنگر آسمان

قد پر ترے وہ راست قبائے علوئے جاہ — زیبندہ جس کے واسطے بالا بر آسمان

تیری گہر فشانیِ دست کرم سے ہے — گویا کہ ایک دامن پر گوہر آسمان

چمکائے تیغ تیز کو اقبال کر تیرا — ہو مصقلہ ہلال تو صیقل گر آسمان

یوں دل میں تیرے جلوۂ ذات محیط حق — آجائے جیسے آئینہ کے اندر آسمان

سرعت میں ترا رخش ملک سیر کیا شہاب — رفعت میں بھی ہے چیل جبل پیکر آسمان

شاہا عجب نہیں ترے شبدیز کے لیے — ہووا کے ماہ نو سے رکاب زر آسمان

انجم میں کیا شرر ترے نالے سمند کے — ہے بلکہ ترا گردِ رہ لشکر آسمان

مانا اگر بلندیِ شان و شکوہ میں — ہاتھی سے ترے ہو بھی گیا ہمسر آسمان

پر اس کے نقش پا کے مقابل بناسکے — چار آفتاب ایک جگہ کیوں کر آسمان

یہ ذوقؔ کی دعا ہے کہ جب تک زمانہ میں — منسوب ہر ستارے سے ہووے ہر آسمان

بزمِ نشاط و عیش رہے تیرے گھر میں روز — لائے ہمیشہ تیری مرادیں بر آسمان

مارے جگر میں حاسد بدخواہ کے ترے
تار خطوط مہر سے سو نشتر آسمان

لفظ و معنی

طالع	قسمت
مساعد	مددگار، ہمدرد
مطیع	فرمانبردار
کوکب	ستارہ
یاور	مددگار
کوہسار	پہاڑ
مشتری	ایک تارے کا نام
خطیب	خطبہ دینے والا
بحرِ بیکراں	بے انتہا سمندر
قبا	لباس
زیبندہ	خوبصورت لگنے والا
تیغ	تلوار
ہلال	پہلی تاریخ کا چاند
محیط	احاطہ کیے ہوئے
سرعت	تیزی
رخش	رستم کے گھوڑے کا نام ہے
رفعت	بلندی
جبل پیکر	پہاڑ جیسا جسم
سدا	ہمیشہ
ہمسر	برابر
بزم	محفل
بدخواہ	بُرا چاہنے والا

آپ نے پڑھا

- زیر نصاب قصیدہ شیخ ابراہیم ذوق کی تخلیق ہے۔
- ابراہیم ذوق مغلیہ بادشاہ بہادر شاہ ظفر کا درباری شاعر تھا۔ ساتھ ہی بہادر شاہ ظفر کا استاد بھی تھا۔
- پیش نظر قصیدہ بہادر شاہ ظفر کی شان میں لکھا گیا ہے۔
- اس قصیدہ میں شاعر نے اپنے ممدوح کی تعریف کرتے ہوئے اس کے شاندار مستقبل کی تمنا کا اظہار کیا ہے۔
- ذوق کے اس قصیدہ کا شمار اردو کے بہترین قصیدوں میں ہوتا ہے۔ اس قصیدے میں شاعر نے نہ صرف یہ کہ اپنے ممدوح بہادر شاہ ظفر کی اقبال مندی کی دعائیں کی ہیں بلکہ ممدوح کے دشمنوں اور بدخواہوں کی مذمت بھی کی ہے۔

آپ بتایئے

1. ذوق کا پورا نام کیا ہے؟
2. ذوق کی پیدائش کب ہوئی؟
3. ذوق کس بادشاہ کے استاد تھے؟
4. کس شاعر سے ذوق نے اصلاح لی؟

مختصر گفتگو

1. ذوق کے حالات مختصراً بیان کیجیے۔
2. فن قصیدہ کے اجزائے ترکیبی بیان کیجیے۔
3. ذوق کی قصیدہ نگاری پر پانچ جملے لکھیے۔

تفصیلی گفتگو

1. قصیدہ کے آغاز وارتقا پر ایک مضمون لکھیے۔
2. ذوق کی قصیدہ گوئی کا جائزہ لیجیے۔
3. زیر نصاب قصیدہ کا مفہوم بیان کیجیے۔

آیئے، کچھ کریں

1. اپنے استاد کی مدد سے اردو کے قصیدہ نگار شعراء کی ایک فہرست تیار کیجیے۔